



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے ارکان، واجبات اور سنن کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز ایک عظیم عبادت ہے جو مخصوص اقوال اور افعال سے مل کر ایک اعلیٰ شکل اختیار کرتی ہے۔ اہل علم نے نماز کی تعریف یوں کی ہے :

"نماز کچھ مخصوص اور مقرر اقوال و افعال کا نام ہے، جس کا آغاز تکبیر تحریمہ سے ہوتا ہے اور اختتام سلام پھیرنے پر ہوتا ہے۔"

یہ اقوال و افعال تین قسم کے ہیں۔ ارکان، واجبات اور سنن۔ ہر ایک کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں :

ارکان :-

رکن کی یہ اہمیت ہے کہ اگر اسے ادا نہ کیا جائے تو پوری نماز باطل اور ضائع ہو جاتی ہے یا وہ رکعت باطل ہو جاتی ہے جس میں رکن چھوٹ گیا ہو۔ اور بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں گے۔

واجبات :-

اگر واجب عمدہ چھوڑ دیا جائے تو نماز باطل ہو جائے گی اور اگر بھول کر رہ جائے تو نماز باطل نہ ہوگی، البتہ سجدہ سہو سے کسی پوری ہو جائے گی۔

سنن :-

کسی سنت کے عمدہ یا سوہ چھوٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی، البتہ نماز کی مسنونہ بیت میں نقص لازم آ جاتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل نماز ادا کی ہے جس میں جملہ ارکان، واجبات اور سنن کو ادا فرمایا ہے اور امت سے بھی ایسی ہی نماز پڑھنے کا مطالبہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"صَلُّوا کَمَا رَأَيْتُمُوهُنَّ أَصْلًا"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [1]

ارکان نماز کی تفصیل

1۔ فرض نماز میں قیام کرنا : اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"

"اللہ کے لیے خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔" [2]

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَنْ كَانَ قَانًا، قَانًا لَمْ تَقْطَعْ قَلْبُهُ، قَانًا لَمْ تَقْطَعْ قَلْبُهُ بِنَبٍ"

"کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر ادا کر لو، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی پڑھو۔" [3]

اس سے واضح ہو کہ طاقت ہو تو فرض نماز میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے، البتہ بیماری کے باعث کھڑا ہونے پر قدرت نہ ہو تو حسب حال بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

اسی طرح کسی خوف میں مبتلا مریض یا ننگا شخص ہو تو ان کے لیے بھی حکم ہے۔ اور جو شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ اسے بیٹھنے یا لیٹنے کی ضرورت ہے یا کوئی شخص بھت نہجی ہونے کی وجہ سے نماز میں کھڑا نہیں ہو سکتا اور کسی وجہ سے اس کے لیے بھت سے باہر آنا بھی ممکن نہیں یا کوئی مقرر امام کے پیچھے کھڑے ہو کر لمبی قراءت سننے سے عاجز ہے تو یہ لوگ معقول عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اگر امام نے بیٹھ کر نماز ادا کرنا شروع کی تو اس کے مقتدی بھی (امام کی اقتدا کی بنا پر) بیٹھ جائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (گھوڑے سے گرنے پر زخمی ہونے کی وجہ سے) بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی تو دوسرے نمازیوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا تھا۔ [4]

نفلی نماز کھڑے یا بیٹھے دونوں طرح ادا کرنا جائز ہے، اس میں کھڑا ہونا فرض نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز بھی بلا عذر بیٹھ کر ادا کر لیا کرتے تھے (البتہ کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔)

2۔ تکبیر تحریمہ: تکبیر تحریمہ، یعنی اللہ اکبر کہنا (اس سے انسان نماز میں داخل ہوتا ہے) نماز کا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"فَمِنْ تَقَبُّلِ الْعِبَادَةِ فَتَحْرِمُ"

"پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہو اور تکبیر کہہ۔" [5]

ایک دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

"وَحَرِيمَةُ التَّكْبِيرِ"

"نماز کی تحریم تکبیر سے ہے۔" [6]

تنبیہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (اللہ اکبر) کے علاوہ کسی اور کلمہ سے نماز شروع کی ہو۔ اللہ اکبر کے علاوہ کوئی دوسرا کلمہ کفایت نہیں کرے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ثابت ہے۔

3۔ قراءت فاتحہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"

"جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔" [7]

ثابت ہو کہ سورہ فاتحہ نماز کی ہر رکعات کا رکن ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔ حدیث مسنی الصلاۃ میں ہے کہ ایک شخص نے درست طریقے سے نماز ادا نہ کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کا طریقہ سکھایا تو اسے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ [8]

اب رہا یہ مسئلہ کہ کیا سورہ فاتحہ کا پڑھنا ہر نمازی پر فرض ہے یا اس کی فرضیت صرف امام یا منفرد کے لیے خاص ہے؟ تو اس میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ اس بارے میں محتاط فتویٰ یہی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے سری نمازوں میں بھی فاتحہ پڑھے اور جہری نمازوں میں امام کے سکتوں میں پڑھے۔ [9]

4۔ ہر رکعت میں رکوع کرنا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاَسْجُدُوْا ... سورۃ الحج

"اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو۔" [10]

علاوہ ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکعت میں رکوع کرنا ثابت ہے، لہذا کتاب و سنت اور جماع سے رکوع کی فرضیت ثابت ہے۔ [11]

رکوع کا معنی "جھکنا" ہے۔ اگر کھڑے شخص کی ہتھیلیاں جھک کر اس کے گھٹنوں تک پہنچ گئیں یا بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے شخص کا چہرہ اس کے گھٹنوں کے قریب ہو جائے تو اس کا رکوع ہو جائے گا۔ [12]

5۔ رکوع سے اٹھنا اور سیدھا کھڑا ہونا، رکوع سے اٹھنا اور سیدھا کھڑا ہونا، جیسے پہلے (قیام میں) کھڑا ہوا تھا، نماز کا رکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہمیشگی فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا:

"صَلَاةٌ لَا تَمْتَنِيْ اَصْلً"

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [13]

6۔ سجدہ کرنا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رُكُوْا وَّاسْجُدُوْا

۷۷ ... سورۃ الحج

"اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرتے رہو۔" [14]

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کا حکم دیا اور خود بھی کیا، نیز فرمایا:

"صَلُّوا مِثْلَ رَأْسِيْ" (میں جیسے تم اپنے سر کی طرح)

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [15]

سجدہ زمین پر پشانی رکھنے کو کہتے ہیں۔ سجدہ کا ہر رکعت میں دو بار ہونا اور سات اعضا پر ہونا ضروری ہے۔ سات اعضا یہ ہیں: پشانی (اس میں ناک بھی شامل ہے)، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (کی انگلیاں)۔ ان سات اعضا کا حالت سجدہ میں حتی الامکان سجدہ کی جگہ پر لکنا ضروری ہے۔ [16]

سجدہ ارکان نماز میں سب سے اہم رکن ہے کیونکہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو تو یہ اس کی سب سے افضل حالت ہوتی ہے۔

7۔ سجدے سے اٹھنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

"وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ السُّجْدَةِ لَمْ يَنْجُو يَدَيْهِ عَنْ يَمْنَى يَدَيْهِ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کر کے سر اٹھاتے تھے تو اس وقت تک دو سر اسجدہ نہ کرتے جب تک برابر ہو کر اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے تھے۔" [17]

9۔ افعال مذکورہ میں اعتدال کا ہونا: مندرجہ بالا ارکان میں اعتدال اور سکون بھی فرض اور رکن ہے اگرچہ قلیل مقدار ہی میں کیوں نہ ہو۔ کتاب و سنت کے دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص اپنی نماز میں اعتدال و سکون کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے نماز پڑھی ہی نہیں، لہذا اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ [18]

10۔ آخری تشہد پڑھنا اور اس کے لیے بیٹھنا: نماز کے آخر میں تشہد کے لیے بیٹھنا اور اس میں تشہد کے کلمات پڑھنا نماز کا ایک رکن ہے۔ تشہد کے کلمات:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

تک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ کلمات پڑھتے تھے اور آپ کا ارشاد ہے:

"صَلُّوا مِثْلَ رَأْسِيْ" (میں جیسے تم اپنے سر کی طرح)

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [19]

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

"كُنْ تَقُولُ قُلْ أَنْ يَفْرَضَ عَلَيْنَا احْتِد"

"تشہد فرض ہونے سے قبل ہم نماز میں یہ کہا کرتے تھے۔" [20]

اس روایت کے الفاظ: "قُلْ أَنْ يَفْرَضَ" تشہد کی فرضیت پر دلیل ہیں۔

11۔ آخر تشہد میں درود شریف کا پڑھنا: "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ" اس قدر رکنا فرض ہے۔ اور اس سے زیادہ کلمات (درود براہیمی) رکنا سنت ہے۔ [21]

12۔ ارکان میں ترتیب قائم رکھنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے وقت ارکان نماز کو ترتیب سے ادا کیا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"صَلُّوا مِثْلَ رَأْسِيْ" (میں جیسے تم اپنے سر کی طرح)

"تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔" [22]

علاوہ ازیں جس شخص نے درست طریقے سے نماز ادا نہیں کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز کی تعلیم دی تو ترتیب کو قائم رکھا۔

"وختما تسلیم"

"نماز کا اختتام سلام پھیرنے سے ہے۔" [23]

ایک دوسری روایت میں یوں ہے:

"وختلینا تسلیم"

"نماز کی تحلیل اسلام ہے۔" [24]

الغرض، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے نکلنے کے لیے سلام کو بطور علامت کے مقرر کیا ہے۔

عزیزم قاری کتاب! جو شخص ان ارکان میں سے ایک رکن بھی بھٹوڑ دے گا (اگر اس نے تکبیر تحریمہ نہ کی) تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اگر اس نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی اور رکن عمدہ بھٹوڑ دیا تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ اگر اس سے رکوع یا سجدہ وغیرہ سوہہ بھٹوڑ گیا لیکن بعد والی رکعت کی قراءت شروع کرنے سے پہلے پہلے اسے یاد آگیا تو وہ واپس لوٹ آئے اور بھٹوڑ جانے والا رکن ادا کرے اور اس رکن کے بعد والے ارکان بھی دوبارہ ادا کرے جو اس رکعت سے متعلق ہیں۔ اگر اسے دوسری رکعت کی قراءت شروع کرنے کے بعد یاد آیا تو اس کے بھٹوڑے ہوئے رکن والی رکعت باطل ہوگی اور بعد والی رکعت اس کے قائم مقام ہو جائے گی، اسے ایک رکعت اور ادا کرنا ہوگی۔ اور وہ آخر میں سجدہ سوہی کرے گا۔

اگر سلام پھیرنے کے بعد اسے متروک رکن کا علم ہوا تو اگر وہ رکن آخری تشہد یا سلام ہو تو اسے ادا کرے اور سجدہ سوہ کر کے سلام پھیر دے اور اگر رکوع یا سجدہ بھٹوڑ گیا ہو تو مکمل رکعت ادا کرے اور سجدہ سوہ کرے، بشرط یہ کہ سلام پھیرے ہوئے زیادہ وقت نہ گزرا ہو۔ اگر وقت زیادہ گزر گیا یا اس کا وضو ٹوٹ گیا تو وہ دوبارہ مکمل نماز ادا کرے۔

اندازہ فرمائیے! نماز اور جو اس میں اقوال وافعال ہیں ان کی کس قدر اہمیت اور عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نماز کی اقامت اور محافظت کی توفیق دے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں منظور و مقبول ہو۔

نماز کے واجبات کی تفصیل

1- تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز کی وہ تمام تکبیرات جو حالت پہلنے کے لیے کسی جاتی ہیں، واجب ہیں، رکن نہیں ہیں۔

2- امام اور منفرد کے لیے سمع اللہ لمن حمد کہنا واجب ہے، البتہ مقتدی کہے۔ [25]

3- تسمیہ، یعنی "اللهم ربنا لک الحمد" کہنا امام، مقتدی اور منفرد کے لیے واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ رِزْقًا وَلَهُمْ فِيهِ رِجَالٌ كَانُوا يَكْفُرُونَ"

"جب امام "سمع اللہ لمن حمد" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو۔" [26]

4- رکوع میں ایک مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا واجب ہے۔ تین مرتبہ کہنا مسنون اور مکمل تسبیحات ہیں۔ [27] جبکہ دس مرتبہ تک یہ تسبیحات کہنا اعلیٰ درجہ ہے۔

5- سجدہ کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ ایک مرتبہ کہنا واجب ہے، تین مرتبہ مسنون ہے۔ [28]

6- "زب اغفرلی" [29]

دو سجدوں کے درمیان کہنا۔ ایک مرتبہ واجب ہے جب کہ تین مرتبہ کہنا مسنون ہے۔

7- پہلا تشہد پڑھنا واجب ہے، جس کے الفاظ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں منقول ہیں:

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

"تمام قوی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم)؛ آپ پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں، ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔" [30]

8- تشہد اول کے لیے بیٹھنا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھیگی فرمائی ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:

[31]۔ صحیح البخاری الاذان باب الاذان للمسافرین اذا كانوا جماعۃ والاقامۃ حدیث 631۔

[32]۔ صحیح مسلم الصلاۃ باب اعتدال ارکان الصلاۃ۔۔۔ حدیث : 471۔

[33]۔ صحیح البخاری الاذان باب الدعاء قبل السلام حدیث 832 و صحیح مسلم المساجد باب ما یستعاذ منه فی الصلاۃ حدیث 588 واللفظ لہ۔

[34]۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی تمام روایات ضعیف ہیں ، لہذا سینے ہی پر ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ (صارم)

حدا معندی والہد علم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل : جلد 01 : صفحہ 109

